لالہ گاندھی صاحب نے مرن برت کی دھمکی کب دی۔

جب تک تو چودھری صاحبان پچھمی پنجاب میں گھرے ہوئے تھے تب تک تو جٹا جوٹ لالوں و بودی جنیئو والے لالوں نے ہندو مسلم اور سکھ مسلم دشمنی کا ڈھنڈورا خوب پیٹا۔ اُدھر لیب لنگ کٹے لالے بھی اس بے بنیاد دشمنی کا کا ڈھنڈورا دینے اور اسی بنا پر اتیاچار کرنے کروانے میں ان سے کم نہیں رہے لالہ چمنی صاحب میجر انچارج Evacuation بھی جڑانوالہ کیمپ کمانڈنٹ کے وائرلیس سندیشوں کا جس میں مزید کمک مانگی جاتی تھی کوئی جواب نہ دیتا رہا۔ آخر لالہ چمنی صاحب تبدیل کروائے گئے۔ انکی جگہ مرہٹہ آیا تو اسنے ہمارے ضلع لائلپور سے تھانہ کھوڑیانوالہ اور تھانہ ٹھیکریوالہ کے دونوں قافلوں کو چلانے کا فوراً انتظام کر دیا۔ یہ دونوں قافلے زیادہ تر اس لئے محفوظ پڑے رہے کیونکہ تھانہ کھوڑیانوالہ میں فوج پٹھانوں کی تھی۔ اور ٹھیکریوالہ تھانہ میں تھانیدار پٹھان تھا اور سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی پٹھان تھا۔ ہمیں پٹھان فوج کے اسلئے ~~حوالے~~ حوالے کر رکھا تھا کہ پٹھان نڈر اور لڑنے کے لئے بہادر ہیں۔ اگر یہ غصہ میں آ گئے تو سب صفائی کر ڈالینگے۔ لیکن ہمارے لئے مفید بیٹھے۔ کیونکہ جب بھی ہم اپنے باپ جٹ کا نام لیتے تو وہ فوراً کہہ دیتے کہ جٹ تو ہمارا دوست ہے۔ ان سے ہماری کوئی دشمنی نہیں۔ بے فکر بیٹھے رہو۔ سو ہماری رکھشا ہمارے باپ کے نام جٹ نے کی۔ لالہ چمنی تو دیری اسلئے لگاتا رہا کہ جٹ مریں پھر مدد بھیج دینگے۔ لیکن جس کو رکھے سائیاں مار نہ سکے کوئی۔ جب ہمارے چودھریوں خاصکر جٹوں کے آخری قافلے ہند میں پہنچ گئے تو اسکے بعد لیب لنگ کٹوں نے ایک ریل گاڑی کے بودی جنیئو والے و ہمارے فوجی گجرات اسٹیشن پر مار دئے۔ تو کرو کھیتر میں و دیگر جگہوں پر لالے یہ کہتے سنے گئے کہ ادھر ہم دو گاڑیاں صاف کر کے بھیجینگے۔ چونکہ پچھمی پنجاب میں بودی جنیئو والے و چند جٹا جوٹ لالے ہی آنے باقی تھے۔ اب چودھری کوئی نہ رہا تھا اسلئے لالہ گاندھی صاحب نے مرن برت کی دھمکی دی۔ جس سے لالے شرارت کرنے سے رک گئے۔ اور اسکے بعد گاڑیاں صحیح سلامت آتی جاتی رہیں۔